گھروں کو اجڑنے سے بچانے کے لیے حالات و واقعات اور مشاہدات
کی روشنی میں ایک فکر انگیز تحریر

طلاقیں کیوں ہوتی ہیں.....؟

ابو الحسن عبد المنان راسخ حفظہ اللہ

مکتبہ اسلامیہ

اجڑتے ہوئے گھروں
کو بچانے کے لیے حالات وواقعات
اور تجربات کی روشنی میں ایک فکر انگیز تحریر

طلاقیں

کیوں ہوتی ہیں.....؟

ابوالحسن عبدالمنان راسخ حفظہ اللہ

مکتبہ اسلامیہ

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گزارشاتِ راسخ

خالق کائنات نے دنیاوی زندگی کا حسن ازدواجی زندگی میں رکھ دیا ہے، اکیلا مرد باوجود ہزاروں خوبیوں کے نامکمل ہے، ہر کامیاب شخص کے پیچھے محبّت اور خدمت کرنے والی نیک بیوی کا حصہ کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے۔

اور بلاشبہ میاں بیوی کا رشتہ بہت زیادہ پاکیزہ اور پیارا رشتہ ہے، ہمارے دین میں سب سے اعلیٰ بندھن بھی یہی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ

''دو محبّت کرنے والوں کے لیے نکاح سے بہتر کوئی چیز نہیں'' یعنی شادی سے پہلے دونوں آپس میں ناواقف ہوتے ہیں پھر بہت جلد آپس میں مانوس ہوجاتے ہیں۔

بیٹی والوں کی خواہش ہوتی ہے کہ ہماری بیٹی کا گھر آباد رہے اور بیوی بھی گھر بسانا چاہتی ہے اور خاوند کا ارادہ بھی نیک ہی ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود شیطان اپنی کارستانیوں میں پوری طرح کامیاب ہے، ہم اپنے اردگرد دیکھ رہے ہیں کہ ازدواجی زندگی صرف اور صرف ایک ''عذاب'' بن چکی ہے۔ کئی گھر اُجڑ چکے ہیں، طلاقیں ہوچکی ہیں اور کئی گھرانوں کے کیس ابھی عدالتوں میں اٹکے اور لٹکے ہوئے ہیں اور بے شمار خاندان صرف اور صرف صلح اور طلاق کے معاملے میں ہی دن رات پریشان ہیں۔

ایک انٹرنیشنل فلاحی ادارے کی ریسرچ کے مطابق یورپ میں شادیاں ٹوٹنے کی شرح 60% ہے کیونکہ وہ اس رشتے کے بارے میں کافی حد تک حساس ہیں جس وقت انہیں پتہ چلتا ہے کہ ہم دونوں ساتھ نہیں رہ سکتے تو وہ علیحدگی اختیار
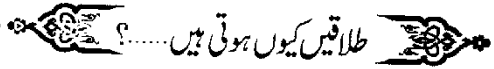
کر لیتے ہیں۔اور اسلامی ملک پاکستان میں 90% افراد ازدواجی زندگی مجبور حالات کی وجہ سے گزار رہے ہیں اور اگر ان کا پورا بس چلے تو وہ اسی وقت رشتے کو ختم کر دیں۔ اور ہمارے ہاں اکثر حضرات غصے میں آ کر طلاق دینے میں بہت جلد بازی سے کام لیتے ہیں جبکہ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈر جانا چاہیے کیونکہ وہ قیامت کے روز اپنی بندی کے متعلق بہت سخت باز پرس کرے گا۔

اور مرد حضرات اس فضیلت کو بھی کبھی فراموش نہ کیا کریں کہ ہمارے دین اسلام نے بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے کو کائنات کا بہترین انسان قرار دیا ہے۔ہمارے اس رسالے کو عمل کی نیت سے پوری توجہ کے ساتھ پڑھیں، شیطان بری طرح ناکام ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپ کو جہاں ایمانی وروحانی قرار ملے گا وہاں آپ کے گھر کی سب نحوستیں ختم ہو جائیں گی اور آپ کے گھر کا ماحول ہر طرف سے پُرسکون ہو جائے گا۔

رسالہ لکھنے کی وجہ:

یہ رسالہ ہم نے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے لکھا ہے اور جو کام اللہ کے لیے کیا جائے اس کے فوائد وثمرات شمار سے باہر ہوتے ہیں، اس رسالے کا اصل موضوع شادی شدہ خواتین ہیں، شادی کے بعد ان سے ہونے والی غفلتوں کی ہی نشاندہی کی گئی ہے، البتہ اس رسالے کو تحریر کرتے ہوئے دو نکات ہمارے پیش نظر رہے ہیں:

① ...... ہمیں زندگی میں لڑائی جھگڑے اور طلاقوں کے سینکڑوں معاملات گہرائی سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔فریقین کے اختلافات کا جائزہ لیتے ہوئے ہم نے

ان بنیادی اسباب کو دریافت کیا ہے جو معاملے کو طلاق تک لے جاتے ہیں۔

②......اور ہم نے ضروری سمجھا ہے کہ ہم ان خطرناک اسباب کو ترتیب سے تحریر کر دیں ہوسکتا ہے کہ یہ رسالہ کسی گھر کے لیے سکون کا باعث بن جائے۔

اس رسالے میں:

بنیادی طور پر بیوی کی طرف سے ہونے والی کوتاہیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے، ہر مسلمان عورت کو اس رسالے کی روشنی میں اپنی اصلاح کرنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے خیر کی دعا کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ بہت جلد معاملات بہتر فرما دیں گے۔

اور یاد رہے......! جو شخص بلاوجہ کسی عورت کو طلاق دیتا ہے ایسا شخص اللہ کی عدالت کا مجرم ہے اور اس مجرم کے گریبان پر قیامت والے دن اس کی مظلوم بیوی کا ہاتھ ہوگا اور پھر اسے سوائے ذلت اور لعنت کے کوئی ٹھکانہ نظر نہیں آئے گا۔

● [میں تہہ دل سے شکر گزار ہوں اپنے مشفق و محسن عزت مآب چوہدری مصباح الدین ضیغم صاحب حفظہ اللہ اور نہایت ہی قابلِ قدر بھائی محترم ابوبکر صادق صاحب حفظہ اللہ کا جنہوں نے دعوتی میدان میں میری رہنمائی کرتے ہوئے مجھے بہت زیادہ آسانیاں مہیا کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو دونوں جہانوں کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین! برحمتك یارب العالمین!

اور آخر میں دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کے مطابق ازواجی زندگی خوشگوار بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اخوکم فی الدین ومحبکم فی الاسلام

عبدالمنان بن عبدالرحمٰن راسخ بن حاجی نیک محمد غفر لہم
0300-6686931/0321-7675931
فیصل آباد - پاکستان

طلاق کیوں ہوتی ہے......؟

ہم سب مسلمان اس بات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ کئی معاملات ربی اور تقدیری ہوتے ہیں، انسان لاکھ کوشش کر لے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی آزمائش سے کسی صورت بھی نہیں بچ سکتا۔

کئی خواتین کو طلاق ہو جاتی ہے، حالانکہ وہ بالکل پاک اور بے قصور ہوتی ہیں، مثال کے طور پر خاوند یا سسرال والے حد درجہ غالی مشرک اور بدعتی ہوتے ہیں جو بچی کو شرک و بدعت کا ارتکاب کرنے پر مجبور کرتے ہیں یا نشئی ہوتے ہیں، حد درجہ ظالم اور بے رحم ہوتے ہیں، عورت کے بنیادی حقوق بھی سرے سے ادا نہیں کرتے، تو ایسی صورت میں ہونے والی طلاق کو ہم آزمائش ہی کہیں گے یقیناً اللہ تعالیٰ ایسی صورت میں مظلوم کی مدد کرے گا اور جو شخص اپنی طلاق یافتہ بیٹی کے ساتھ دوبارہ حسن سلوک کرے اور اس پر خرچ کرے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ضرور صلہ عطا کرتے ہیں۔

لیکن یہ بات یاد رہے کہ ایسا کیس ہزاروں میں ایک ہی ہوتا ہے کہ جس میں سو فیصد خاوند اور سسرال کا قصور ہو......

وگرنہ 90% لڑائی جھگڑے اور طلاق کے معاملات پر غور کیا جائے تو یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ بیوی جہاں خاوند کے حقوق کی ادائیگی میں غفلت کرتی ہے وہاں اس کے میکے والے بھی طلاق تک نوبت پہنچا دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔ کئی ایک دانشور حضرات کا کہنا ہے کہ اگر عورت خاموش مزاج، عبادت گزار اور باکردار ہو تو وہ اپنے سمیت کئی گھرانوں کی آبادی کا باعث بن سکتی ہے۔

ہمارے سروے کے مطابق باکردار صالح خاتون صرف خاوند کی بیوی ہی

نہیں بلکہ وہ پورے گھر کی ملکہ ہوتی ہے، خدمت گزاری اطاعت شعاری کا جذبہ اسے شان وشوکت اور عزت وعظمت کے بلند میناروں پر بٹھا دیتا ہے۔

اور یہ بات بھی اچھی طرح جان لیں...... ! کہ کسی بھی عورت کے لیے اصل کامیابی اور بہادری یہی ہے کہ وہ اپنے گھر کو بسا کر رکھے اور وہ اس کے لیے ہر طرح کی قربانی پیش کرے۔ شادی شدہ عورت کو ہمہ وقت یہ احساس بھی رہنا چاہیے کہ میرا اپنے خاوند سے رشتہ بہت پاکیزہ ہونے کے ساتھ ساتھ حد درجہ نازک بھی ہے، ایک غلطی بھی میری پوری زندگی کو تباہ کر سکتی ہے۔

اگر کوئی عورت سو فیصد طلاق سے نفرت رکھتے ہوئے طلاق سے بچنا چاہتی ہے تو وہ مندرجہ ذیل باتوں پر غور کرتے ہوئے اپنی اصلاح کرے، جن اسباب کے پیش نظر طلاق ہوتی ہے ان کو اپنے قریب تک نہ آنے دے اور ہمیشہ ہدایت کی طالب رہے۔ اور ہم نے یہ رسالہ بھی صرف اور صرف ان خواتین کے لیے لکھا ہے جو آوارہ مزاج نہیں ہیں بلکہ ان کے اندر اپنی اصلاح کا جذبہ موجود ہے۔

سارا زور صرف جہیز پر

آج کل کی اکثر شادیاں بھی مفادات کی پُرامن جنگیں ہیں...... لڑکے والے بھی یہ جنگ جیتنے کیلیے سر دھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں اور ان کی تلاش بھی صرف یہی ہوتی ہے کہ کسی طرح اچھا خاصا جہیز لے کر آنے والی لڑکی مل جائے...... اور لڑکی والے بھی صرف کار، بنگلہ اور کوٹھی اور پرکشش تنخواہ ہی کو حرفِ اخیر سمجھتے ہیں۔

چونکہ ہمارے رسالے کا موضوع ''خواتین'' ہیں اس لئے ہم شادی شدہ عورتوں کی کوتاہیاں ہی بیان کریں گے۔

اور عمومی طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ شادی سے پہلے ساری توجہ بیٹی کے جہیز پر ہوتی ہے اور والدین سمیت ساری برادری یہی سمجھتی ہے کہ جہیز دیں گے تو بیٹی کا گھر آباد رہے گا ورنہ طلاق ہو جائے گی۔

ہمارے سروے کے مطابق یہ بات بہت حد تک غلط ہے بیٹی کو طلاق سے بچانے کے لیے جہیز نہیں بلکہ اسلامی تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔

بیٹی کے دل میں دنیا کی محبّت بڑھانے کی بجائے دنیا کی محبّت کھرچنے کی کوشش کریں۔

اس کے سامنے صبر، قبر اور حشر کی باتیں کرتے رہیں تاکہ وہ اپنی تمام حقیقی خوشیاں اللہ کی جنّت کے ساتھ وابستہ کر لے۔

اللہ کی قسم......! اگر آپ کی بیٹی صبر و شکر کی لذتوں سے آشنا ہے تو اس کو زندگی میں کسی چیز کی ضرورت نہیں......

ہمارے سامنے ایسی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں کہ جہیز کی صورت میں خزانوں کا انبار لگا دینے والوں کی بیٹیاں بھی طلاقیں لے کر گھروں میں بیٹھی ہوئی ہیں۔ اور کئی گھرانے ایسے بھی ہیں کہ ابھی جہیز کے برتنوں پر گرد و غبار نہیں چڑھا لیکن دل ہیں کہ وہ اندر سے میلے ہو چکے ہیں، اس لیے اگر آپ اپنی بیٹی کے گھر کو آباد و شاد رکھنا چاہتے ہیں اور اپنی بیٹی کے لیے لفظ "طلاق" نہیں سننا چاہتے تو اس کا ذہن اسلامی بنا دیں اور اس کی خوشیوں کو عبادت اور ذکر و فکر کے ساتھ وابستہ کر دیں یہی رسول اللہ ﷺ کی سنّت اور تاریخ کا سبق ہے۔

سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا گھر کے کام کاج کرنے کے بعد چکنا چور ہو جاتی تھیں، ایک دن سیّدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: جاؤ! جا کر اپنے بابا سے خدمت گزار ہی

لے آؤ......! جب وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: بیٹی! رات کو سوتے وقت 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو یہ تیرے لیے سب خدمت گزاروں سے بہتر ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے خاتونِ جنت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کام کاج کرنے سے منع کیا نہ ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا کہ اے علی! میری بیٹی سے اس قدر گھر کے کام نہ لیا کرو، بلکہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بیٹی کا تعلق اللہ کے ساتھ بڑھایا اور جس کا تعلق اللہ کے ساتھ جڑ جائے وہی دنیا و آخرت کا کامیاب ترین شخص ہے۔

☆...... یاد رہے! اگر والدین خوشی سے اپنی بیٹی کو کوئی چیز بطورِ تحفہ دینا چاہیں تو شاید اس میں کوئی زیادہ مضائقہ نہ ہو لیکن جو لوگ جہیز کا مطالبہ کرتے ہیں اور جن کے دل ودماغ میں جہیز کا بھوت سوار ہوا ہوا ایسے لوگوں کے لیے دنیا و آخرت کی بربادی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی بیٹیوں کو صحیح اسلامی تربیت دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اسلامی تربیت کے 10 اصول

چونکہ بلوغت کے بعد ہر لڑکی کے دل میں جہیز کی خواہش ہوتی ہے، اس لیے وہ شادی کے بعد بھی اپنے جہیز کا بہت خیال کرتی ہے بلکہ جہیز ہی اس کی جان و ایمان ہوتا ہے، کئی گھروں میں جہیز کے استعمال پر بھی لڑائیاں جھگڑے ہوتے رہتے ہیں جب کہ ایک مسلمان عورت کو شادی کے بعد سب سے زیادہ توجہ اپنی عبادت اور اخلاق کی طرف کرنی چاہیے۔

سورۃ الاحزاب آیت نمبر 35 میں اللہ تعالیٰ نے پاکدامن عورت کے دس

اوصاف ذکر کیے ہیں جن میں اسلامی عقیدے اور کردار کے تمام پہلو سمٹ آئے ہیں۔ ہر شادی شدہ خاتون کو ان اوصاف پر اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے اپنی تربیت کرتے رہنا چاہیے۔ اور وہ دس اوصاف درج ذیل ہیں:

- ......اسلام
- ......ایمان
- ......فرمانبرداری
- ......سچائی
- ......صبر
- ......خشوع
- ......صدقہ
- ......روزہ
- ......پاکدامنی
- ......ذکرِ الٰہی

جو عورت دنیا میں طلاق جیسے مکروہ لفظ سے بچتے ہوئے جنّت میں اعلیٰ گھر پانا چاہتی ہے اسے مندرجہ بالا دس اوصاف کے مطابق زندگی بسر کرنی چاہیے اور ان اوصافِ عشرہ کا سادہ الفاظ میں مفہوم یہ ہے کہ وہ ہر حال میں پانچوں وقت اللہ کے آگے جھکے...... اس کے حکم پر اپنی گردن کو جھکا کر رکھے...... ہر قسم کے شرک سے بچتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کرے...... اور یہ یقین رکھے کہ بہت جلد اس کو نیک بدلہ ملنے والا ہے...... اس کی زندگی کا ظاہر و باطن اور قول و فعل ہر قسم کے تضاد سے خالی ہو...... اور وہ ہر حال میں سچائی پر قائم رہے...... اللہ کے ہر فیصلے پر صبر و رضا کا اظہار کرے...... اور اس پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور کبریائی کا احساس اس قدر غالب ہو کہ اس نے اسے عاجزی کا پیکر بنا دیا ہو...... وہ پیارے معبود کے لیے بھوکی رہے اور اپنی شہوانی خواہش کو دبا کر ہمیشہ کے لیے پاکدامنی کی چادر اوڑھ لے، اس کے صبح و شام اللہ کی یاد میں بسر ہونے لگیں......

ایسی عورت پر خاوند ہی نہیں اس کا رب بھی راضی ہوتا ہے اور اللہ کی جنّت بھی اپنے آٹھوں دروازے کھولے ہوئے اس کے انتظار میں رہتی ہے۔

بڑوں کا کہنا نہ ماننا

ہمارے ہاں کئی لڑکے اورلڑکیاں شادی کے معاملے میں بہت زیادہ جذباتی ہوجاتے ہیں، وہ اپنے والدین کواپنی پسند''آئیڈیل'' کے ساتھ شادی کرنے پر مجبور کردیتے ہیں۔

ہماری رپورٹ کے مطابق ایک صحیح العقیدہ عالم دین کی بیٹی نے ایک حد درجہ بدعمل اور بے نماز لڑکے سے دوستی کرلی اور والدین کوشادی پر مجبور کردیا بلکہ آپ یوں کہہ لیں کہ ان بیچاروں کا جینا حرام کردیا اور انہوں نے اپنی عزت بچانے کے لیے شادی توکردی۔ [بوڑھے ماں باپ کے پاس سوائے عزت بچانے کے اور ہوتا بھی کیا ہے......؟] لیکن بالآخر چند ماہ کے بعد طلاق کی صورت میں نتیجہ سامنے آگیا۔

اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ کولفظِ طلاق کا سامنا نہ ہوتو اپنے والدین کی معصوم رائے کا احترام کریں جہاں سے وہ آپ کوروک دیں دل کی خوشی سے رُک جائیں......! وگرنہ طلاق نہ بھی ہوساری زندگی بدسکونی ضرور رہے گی۔

ہمارے ایک نہایت ہی محترم پروفیسر صاحب ہیں وہ اس وقت اپنی ازدواجی زندگی میں بہت پریشان ہیں، ان کی اہلیہ کا ان کے ساتھ جاہلوں جیسا نہیں بلکہ دشمنوں جیسا رویہ ہے جب کہ وہ ذاتی طور پر نہایت شریف اور باعمل انسان ہیں۔ ایک دفعہ وہ بیان کرنے لگے کہ میں آپ کونصیحت کرتا ہوں کہ اپنے بڑوں اور والدین کی رائے کا خون کرتے ہوئے اپنی سینہ زوری سے شادی نہ کرنا......! میں نے اپنے بڑوں اور والدین کے روکنے کے باوجود شادی کرلی جس کا خمیازہ میں آج تک بھگت رہا ہوں اور میں تو یہی سمجھ رہا ہوں کہ مجھے والدین کی بات پر عمل نہ کرنے کی ہی سزا مل رہی ہے۔

☆......والدین اور برادری کے بڑے بلاشبہ خیر خواہ ہونے کے ساتھ ساتھ دوراندیش ہوتے ہیں، ان سے مشاورت کریں، ان کی رائے کا احترام کریں، ان کو اعتماد میں لیں، اس بنا پر اللہ تعالیٰ آپ کو بہت زیادہ برکتیں عطا کرے گا۔

ورنہ کیا فائدہ جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

نوٹ یاد رہے اگر کوئی دین دار شریف لڑکی شریعت کے پابند کسی صالح شخص سے شادی کرنا چاہتی ہے تو اس کی رائے اور خواہش کا مکمل احترام کرنا چاہئے۔ کئی بے دین، برادریوں کی پوجا کرنے والے، بچی کے جذبات کا خیال کرتے ہیں نہ ہی دین داری کو اہمیت دیتے ہیں بلکہ صرف اور صرف اپنا آپ مسلط کرتے ہیں جس کا نتیجہ بالآخر ازدواجی تلخی یا طلاق ہی نکلتا ہے

انتخاب میں جلدی کرنا

آج کل کے دور میں ہر چمکتی چیز سونا لگتی ہے، صحیح اور غلط کی پہچان، سچ اور جھوٹ میں تمیز حد درجہ مشکل ہو چکی ہے اس لیے رشتہ کرنے سے پہلے ہزار دفعہ دیکھنا اور سوچنا چاہیے، ہر سو اپنی آنکھیں کھول کر رکھنی چاہئیں، کئی طلاقیں صرف اس لیے ہوتی ہیں کہ رشتہ کرتے وقت نہایت ہی جلد بازی سے کام لیا گیا ہوتا ہے۔

بالخصوص اپنے بیٹے کے لیے ایسا گھر تلاش کرنا چاہیے کہ جن کی آمدنی رزق حلال سے ہو، سود خور ہوں نہ ہی چندہ خور، بلکہ وہ باحیا لوگ ہوں اور ان کے اخلاقیات نہایت شریفانہ ہوں۔

ہمارے ہاں بہت بڑی مصیبت یہ ہے کہ ہم رزقِ حلال اور شرافت کو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں...... ہمارے ہاں اگر اہمیت رہ گئی ہے تو صرف پیسے روپے اور
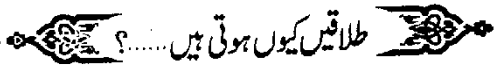
رنگ وروپ کی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

رشتہ کرتے وقت جب اس قدر بے دینی کا مظاہرہ کیا جائے تو پھر ازدواجی زندگی کی الجھنوں کو کنٹرول کرنا کسی کے بس کی بات نہیں رہ جاتی۔

اور ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ کئی مذہبی اور دیندار لوگ بظاہر یہی کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ ہمیں صرف اور صرف شریف اور دیندار لوگوں کی تلاش ہے یہ ان کے منہ کے الفاظ ہوتے ہیں جب کہ ان کے دلوں میں دولت اور جہیز کے بت کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ جو لوگ صرف دولت اور رنگت کی بنیاد پر رشتہ داریاں کرتے ہیں وہ صرف اور صرف اپنی نسل کے لیے بربادی کا سامان تیار کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو اس بات کا حکم ارشاد فرمایا ہے کہ ہمیشہ دین کو ترجیح دینا اسی میں تمہاری کامیابی ہے۔ اللہ اکبر!

تمام اہل عقل اس بات کو سمجھتے ہیں کہ صرف خوبصورتی ہی گھر چلانے کے لیے کافی نہیں، مالدار عورت کو بھی اس کا مال نافرمانی میں مبتلا کر دیتا ہے اور صرف حسب ونسب اور برادری تو...... نرا ''فخر وغرور'' کا سامان ہے۔ سکون صرف اور صرف حقیقی دینداری میں ہی نصیب ہوتا ہے، سیاہ رنگ کی نارمل دین دار خاتون گوری رنگت کی دنیادار عورت سے ہزار درجے بہتر ہے۔

اور آج کل انتخاب کے وقت جو سب سے بڑا دھوکہ ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ بظاہر لوگ مذہب اور دین کے ٹھیکیدار ہوتے ہیں، جن کے دن رات خطبائے کرام کے خطابات سننے میں بسر ہوتے ہیں جب کہ وہ اپنی نجی اور گھریلو زندگی میں پرلے درجے کے غافل، بے عمل اور خالص فیشن پرست دنیادار ہوتے ہیں۔

لیکن یہ پردہ اس وقت اٹھتا ہے جب ان سے رشتہ داری کر لی جاتی ہے،

بظاہر مذہب سے وابستہ لوگ اکثر نجی معاملات میں نہایت کوتاہ عمل دیکھے گئے ہیں۔

ملازمت کا بھوت سوار رہنا

اللہ اور رسول اللہ ﷺ نے جو نظام زندگی دیا ہے اس میں بنیادی طور پر عورت کو گھر کے داخلی امور کی ذمہ داری سونپی گئی ہے اور مرد کو گھر سے باہر کی، یعنی وہ رزقِ حلال کے لیے بازاروں میں کاروبار کرے۔ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جب سے عورت نے اس نظام سے بغاوت کی ہے اور وہ آفس اور دفاتر میں آ بیٹھی ہے گھریلو اور ازدواجی زندگی کا نظام درہم برہم ہو کر رہ گیا ہے۔

ہمارے دین کے مطابق کسی بھی مسلمان عورت کا غیر محرموں کے ساتھ بیٹھ کر ملازمت کرنا حرام ہے۔ البتہ خاوند کی اجازت اور رضا اور رغبت سے خواتین کے شعبے میں ملازمت کی جاسکتی ہے اگر آمد و رفت کی باوقار سہولت موجود ہو۔ اور اس کے ساتھ ساتھ خاوند کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھرپور توجہ بھی ہو۔ ہماری کئی خواتین کو اس لیے بھی طلاق کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ ان کی ملازمت اور نوکری ان سے خدمت گزاری اور اطاعت شعاری کا جذبہ چھین لیتی ہے۔

ایک سروے کے مطابق اس وقت طلاق یافتہ خواتین میں زیادہ تر عورتیں پڑھی لکھی ہیں اور طلاق تک نوبت پہنچنے کی وجہ بھی یہی ہے کہ وہ خاوند کو پلّے ہی نہیں باندھتیں یعنی انہیں کسی کھاتے کا ہی نہیں سمجھتیں......! ان کی ساری توجہ اپنی جاب مین ٹین کرنے پر ہوتی ہے جس سے ازدواجی زندگی بری طرح تباہ ہو کر رہ جاتی ہے۔

ہمیں باوثوق ذرائع سے کئی ایسے واقعات موصول ہوئے ہیں کہ ملازمت کرنے والی خواتین اپنے شوہروں کو مندرجہ ذیل الفاظ کہنے میں بھی کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتیں کہ

میں تجھے چھوڑ سکتی ہوں اپنا موبائل اور نوکری نہیں......!

ایسے بول نہایت آوارگی کے بول ہیں، شادی شدہ عورت کو شادی کے بعد یہ حقیقت اچھی طرح جان لینی چاہیے کہ اس کی زندگی کا مقصد نوکری نہیں ہے بلکہ وہ بذاتِ خود نکاح کے بعد اپنے خاوند کے لیے بہترین خزانہ ہے۔

خاندانی شریف عورت صرف خاوند کی گھریلو زندگی کی پارٹنر ہی نہیں بلکہ وہ اس کے لیے قیمتی خزانے کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور ایک روایت میں ایسی خاتونِ خانہ کو قیمتی خزانہ قرار دیا گیا ہے جو اپنے مرد کے ایمان کو مضبوط بنانے میں اس کی مدد کرے۔

والدین کی دشمنی محبّت کی آڑ میں

اولاد سے محبت ایک فطرتی عمل ہے لیکن محبّت کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ اولاد کے مستقبل کو تاریک کر دیا جائے۔ والدین کی اولاد سے اعتدال سے بڑھی ہوئی محبّت کا عالم یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے وہ بیٹی کے سسرال والوں پر دوربینیں لگائے بیٹھے ہوں، شادی کے بعد اپنی بیٹی کے معمولی معمولی معاملات میں دلچسپی لینا اور پھر خاوند اور اس کے اہل خانہ کو تنقید کا نشانہ بنانا معمول بنتا جا رہا ہے جس کا نتیجہ سوائے علیحدگی اور طلاق کے کچھ نہیں نکلتا۔ ہمارے سروے کے مطابق بہت زیادہ طلاقیں صرف اس لیے بھی ہوتی ہیں کہ بیٹی کے پیچھے میکے والوں کی ''شہ'' ہوتی ہے۔

شادی شدہ بیٹی کو اس کی زیادتی کے باوجود سچا ثابت کرنا اس کے میکے والے اپنے لئے فرض عین سمجھتے ہیں اور وہ یہ اپنا فرض نبھاتے نبھاتے طلاق لے کر گھر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور ہماری شریعت کے مطابق بھی شادی کے بعد بیٹی کو نماز، روزے اور صبر و شکر کی تلقین کرنی چاہیے اور اسے ہر طرح سے یہ باور کروا دینا چاہیے کہ

"...... اب نئی دہلیز تیرا اصل گھر ہے جسے آباد رکھنا ہی تیرا اصل کمال ہے......"

کئی ناعاقبت اندیش والدین خود بچیوں کو گھر چھوڑ کر بھاگ آنے کی دعوت دیتے ہیں یا کئی عورتیں اپنی بدماغی اور بے دین سہیلیوں کی وجہ سے ایسے اقدامات کر لیتی ہیں جو کہ صرف اور صرف اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے کے برابر ہوتا ہے۔

خاندانی شریف عورتیں مرجاتی ہیں لیکن ایسے بے غیرتی والے ہتھ کنڈے اختیار نہیں کرتیں۔

☆...... یاد رہے! موجودہ حالات وواقعات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جو عورت ایک دفعہ اپنے شوہر کو چھوڑ کر میکے یا کسی اور رشتہ دار کے ہاں بھاگ جائے وہ بھگوڑی پھر کبھی چین سے گھر میں نہیں ٹک سکتی، کیونکہ اس کی حیا اور ہچکچاہٹ اتر چکی ہوتی ہے، وہ دلیر ہو جاتی ہے پھر ایک نہ ایک دن طلاق کا تعویذ اس کے گلے میں لٹک ہی جاتا ہے۔ الا ماشاء اللہ

ہمارے ہاں ایسا جھگڑا بھی دیکھنے میں آیا کہ شادی کے بعد والدین اور بھائیوں نے خاوند کی عزت کے خلاف باتیں کیں تو غیرت مند باوفا بیوی نے ایک جملہ کہہ کر سب کے کان کھول دیئے:

کہ یاد رکھو......! اگر تمہارے ہاں میری "عزت" کی عزت نہیں تو پھر میرے ہاں بھی تمہاری کوئی عزت نہیں......!

آپ لوگوں نے مجھے اپنے ہاتھوں سے جس کے حوالے کیا ہے میں اس کے خلاف ایک بول سننا بھی اپنی غیرت اور احسان مندی کے خلاف سمجھتی ہوں۔

☆...... جو بھی عورت زندگی بھر اپنے لیے لفظ "طلاق" کو سننا پسند نہیں کرتی

اس کے کرنے والا اہم ترین کام یہی ہے کہ وہ اپنے خاندان میں اپنے خاوند کی عزت کا بہت زیادہ خیال رکھے۔ جو عورت اپنے خاوند کو اپنے خاندان میں نیچا دیکھاتی ہے وہ ہمیشہ کے لیے اپنے خاوند کی نظر میں پست ہو جاتی ہے۔

ناجائز مطالبات

عورت کو قناعت پسند ہونا چاہیے، بیوی ایک اچھا اور خیر خواہ دوست بھی ہے، بیوی کو ہمہ وقت اپنے خاوند کی مالی حیثیت کا پورا پورا خیال رکھنا چاہیے اور پھر اس کے ساتھ ساتھ اس کی ڈیوٹی اور اس کے آمد و رفت کے اوقات کو بھی بہت اہمیت دینی چاہیے۔ جو خواتین قناعت پسند نہیں ہوتیں بلکہ فضول خرچ ہوتی ہیں یا خاوند کے مالی معاملات میں چوری چھپے خیانت کرتی ہیں اور اسی طرح جن خواتین کا باہر آنا جانا اور آئے دن رشتے داروں سے میل ملاقاتیں کرنا معمول بن جائے وہ عورت اپنی ازدواجی زندگی کا حسن برباد کر لیتی ہے اور بالآخر نتیجہ ''طلاق'' کی صورت میں نکلتا ہے۔

ہمیں ایک عالم فاضل پروفیسر صاحب نے بیان کیا کہ میں اپنے گھر میں بیٹھ کر لکھنا پڑھنا چاہتا ہوں اور میں نے اس کے لیے بہت زیادہ کوشش کی ہے لیکن میری محترمہ نے مجھے آج تک ٹک کر بیٹھنے نہیں دیا بلکہ اس کے مطالبات ہی ختم نہیں ہوتے، ایک کام سے فرصت ملتی ہے تو دوسرا تیار، دوسرے سے فارغ ہوتا ہوں تو تیسرے کا مطالبہ شروع ہو جاتا ہے اور میں تو اس نتیجے پر پہنچ چکا ہوں کہ مطالبے ہی مطالبے کرنے والی عورت بہت بڑا عذاب ہے۔

اور اگر قرآن کا مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ امہات المومنین رضی اللہ عنہن نے آسودگی اور خوشحالی کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ زائد اخراجات کا مطالبہ کیا تو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ان کے اس

مطالبے کی حوصلہ افزائی نہیں کی گئی بلکہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو یہی سبق پڑھایا گیا کہ صبر، شکر اور قناعت سے کام لو، تمہیں دوہرا اجر دیا جائے گا۔ اور اگر تمہیں دنیا کا مال ومتاع اور دنیا کی رنگینیاں پسند ہیں تو پھر نبوت کے گھرانے کو خیر باد کہہ دو۔ کوئی بھی مسلمان عورت سورۂ احزاب میں بیان ہونے والے اس واقعہ کی تفصیل پڑھ کر نہایت آسانی سے اس بات کو سمجھ سکتی ہے کہ گھر کی ملکہ کو حد درجہ قناعت پسند اور ہمہ وقت اپنے نصیب پر راضی رہنا نہایت ضروری ہے ورنہ نتیجہ طلاق ہی نکلتا ہے۔

خاوند کو اندھیرے میں رکھنا

مسلمان عورت کو خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزے تک کی بھی اجازت نہیں ہے۔ چہ جائیکہ وہ خاوند کی اجازت کے بغیر حد درجہ مہلک اقدامات کرتی رہے۔ خاندانی شریف عورتیں کسی صورت بھی اپنے خاوند کو دھوکے میں نہیں رکھتیں جب کہ چالباز اور چالاک عورتیں کئی معاملات خاوند سے چوری چھپے کرتی رہتی ہیں اور جب معاملہ کھل کر سامنے آتا ہے تو معاملہ علیحدگی اور طلاق تک پہنچ جاتا ہے۔

اس سلسلے میں دیانتدار شریف عورت کو تین باتوں کا خیال رکھنا چاہیے:

① ......خاوند کی اجازت کے بغیر کبھی گھر سے باہر نہ جائے۔ اور بالخصوص کسی مصلحت کے پیش نظر اگر شوہر کسی جگہ جانے سے منع کر دے تو فوراً خندہ پیشانی سے رُک جائے، بعض عورتیں خاوند کو بتلائے بغیر پورے علاقے کا چکر لگا آتی ہیں جس کا نتیجہ کسی صورت بھی درست نہیں نکلتا۔

② ......خاوند کی اجازت کے بغیر کسی سے ادھار لیں اور نہ ہی کسی قسم کا کوئی ایسا لین دین کریں کہ جو آنے والے دنوں میں خاوند کے ساتھ ناراضگی کا باعث ہو۔ کئی عورتیں خوشی یا کسی دوسرے اہم موقع پر خاوند سے چوری چھپے قرض لے لیتی ہیں

یا خاوند کو بتائے بغیر برادری یا غیر برادری میں اندر کھاتے کاروائی جاری رکھی ہیں اور پھر جب خاوند کے علم میں بات آتی ہے تو نہایت ناخوشگوار واقعات سامنے آتے ہیں۔

اور رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث ہے کہ کوئی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اپنے مال میں سے بھی کچھ خرچ نہیں کر سکتی سوائے اس کے کہ وہ کسی فقیر محتاج سے معمولی سا تعاون کر دے۔ (معجم الکبیر طبرانی، سلسلہ صحیحہ)

③...... بالخصوص جن رشتے داروں سے خاوند اعراض کرتا ہے ان کے ساتھ اندر کھاتے پیار محبت بڑھانے کی کوشش نہ کریں۔ اگر آپ کا خاوند ظلم کرتے ہوئے قطع رحمی کرے تو پھر قطع تعلقی کا سارا وبال اسی کی گردن پر ہوگا۔ آپ اپنے خاوند ہی کے جھکاؤ کو ملحوظِ خاطر رکھیں وگرنہ یہ معاملات اس قدر غیرت والے ہوتے ہیں کہ کسی وقت بھی نتیجہ طلاق کی صورت میں سامنے آ سکتا ہے۔

خاندانی اور انتظامی معاملات میں خاوند کی رائے کو ہی ترجیح دینے والی عورت کو رسول اللہ ﷺ نے بہترین عورت قرار دیا ہے۔ (سلسلہ احادیث صحیحہ)

ساس کو ماں تسلیم نہ کرنا

اسلام ہمیں ادب سکھلاتا ہے، با ادب لوگ ہی اچھے مسلمان ہیں، بے ادب لوگ بے فیض ہی نہیں بے دین بھی ہیں۔ اسی طرح اسلام ہمیں رحم و کرم کرنے کا حکم دیتا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے یہاں تک ارشاد فرمایا ہے کہ جو بڑوں کا ادب نہ کرے، ان کو عزت نہ دے وہ ہماری امت میں سے نہیں بلکہ وہ ہمارے لیے ایک بدنما داغ ہے

اور جہاں تک ازدواجی زندگی کا تعلق ہے کوئی بھی عورت اس وقت تک ـــــ

اپنے خاوند کے گھر میں سکون سے نہیں رہ سکتی جب تک اس گھر کی ماں کو ماں کی نظر سے نہ دیکھے اور اس کا اپنی ماں کی طرح دل وجان سے احترام نہ کرے۔

ہمارے ہاں تو ساس بہو کا جھگڑا ضرب المثل بن چکا ہے اور یہ صرف اور صرف بے دینی اور جہالت کی وجہ سے ہے وگرنہ اطاعت شعار اور خدمت گزار عورت اپنے خاوند کی ماں کو اپنی ماں سمجھتے ہوئے اپنے گھر کو جنّت بنا سکتی ہے۔ جو عورتیں اپنی ساس کی چغلیاں میکے جا کر لگاتی ہیں اور ساس کی طرف سے ہونے والی بے رخی اور سختی کو اچھالتی ہیں ایسی عورتوں کا انجام بالآخر طلاق کی صورت میں ہی ہوتا ہے۔

آج کل ماڈرن دور ہے، ہر دوسری لڑکی فیشن پرست ہے، خدمت گزاری سے اس قدر انحراف بڑھ چکا ہے کہ اپنی ساس اور سسر کو کھانا کھلانا بھی اپنے کندھوں پر بوجھ سمجھتی ہیں، جبکہ اسلام ہماری اخلاقی تربیت کرتے ہوئے ناواقف کو بھی کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا ہے اور اس کے ساتھ حسنِ سلوک پر ابھارتا ہے، حالات وواقعات کی روشنی میں ہم تو اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ خاوند کی خدمت فرائض میں شامل ہے اور ساس سسر کی دیکھ بھال کرنا اخلاقیات میں شامل ہے۔ جو عورت اپنی ساس اور سسر کے ساتھ حسن سلوک کا مظاہرہ نہیں کرتی اسے بھی بالآخر طلاق ہی کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ وہ ایسی اکھڑ مزاج کو اپنی چاردیواری میں کسی صورت میں پسند نہیں کر سکتے۔

نماز چور بن جانا

نماز بہت مٹھاس والی عبادت ہے، آپ یوں سمجھ لیں کہ نماز کا دوسرا نام سکون ہے اور سکون کا دوسرا نام نماز۔

جس کی زندگی میں نماز ہے اس کی زندگی میں سکون ہے اور جس کی زندگی

میں نماز نہیں اس کی زندگی میں سکون نام کی کوئی چیز نہیں۔

جو خواتین مصلّے سے دوستی کر لیتی ہیں وہی دنیا میں کامیاب رہتی ہیں اور وہی آخرت میں بھی کامیاب ہوں گی۔

بے نماز عورت کا اسلام دین، ایمان اور اسلام سب کچھ خطرے میں ہے اور نماز چور عورت بھی حدرجہ بدنصیب ہے بلکہ ایسی عورت ہمہ وقت شیطان کے ہاتھوں کا کھلونا بنی رہتی ہے وہ جیسے چاہتا ہے اس کو استعمال کرتا ہے۔

آپ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے کئی ایسی خواتین بھی دیکھی ہیں جو نماز کی تو بہت پابند ہوتی ہیں لیکن وہ اس کے باوجود بدزبان اور نافرمان ہوتی ہیں پھر ان کی نماز ان کو گھر میں سکون کیوں نہیں دیتی......؟ تو اس کا سادہ سا جواب یہ ہے کہ ہمارے ہاں اکثر خواتین کی نماز عبادت نہیں بلکہ عادت ہے، صرف رٹے رٹائے الفاظ ہیں اور وہ نماز کی اصل روح سے بالکل ناواقف ہیں۔ پوری بصیرت سے سوچ سمجھ کر اپنے اللہ کے سامنے جھکنے اور بچھنے والی خاتون کسی صورت بھی اپنے خاوند کے لیے مسائل کھڑے نہیں کر سکتی اور نہ ہی اس کو اپنی زندگی میں اپنے لیے طلاق جیسا مکروہ لفظ سننے کو ملتا ہے۔

بدزبانی کرنا

شادی کے بعد ہر مسلمان عورت کی پہلی اور آخری ذمہ داری صرف اور صرف یہی ہے کہ وہ اپنے خاوند کے لیے سکون کا باعث ہو، نیک عورت اپنے خاوند کو سکون دینے کے لیے اپنی زبان ہی نہیں بلکہ پورے وجود کو کنٹرول میں رکھتی ہے، خاوند پر چڑھائی اور زبان درازی کرنے والی عورت کسی صورت بھی ازدواجی زندگی کی تلخی سے باہر نہیں نکل سکتی۔

اسلام کے مطابق ہر شخص کے لیے زبان کی حفاظت ضروری ہے لیکن شادی شدہ خاتون کے لیے بہت زیادہ ضروری ہے، یہاں زبان کی حفاظت کا سادہ سا مطلب گھر کی حفاظت ہے، جس کی زبان محفوظ ہے اس کا گھر بھی محفوظ ہے اور جو عورت

- ......بچوں کو گالیاں دے
- ......خاوند کے آگے زبان چلائے
- ......اس کی عدم موجودگی میں بدزبانی کرے
- ......یا اپنے سسر اور ساس کے متعلق زہر اُگلے

......تو ایسی عورت کا انجام طلاق نہ نکلے تو اور کیا نکلے......؟

ہمارے ہاں ازدواجی زندگی کے جتنے تلخ واقعات آئے ہیں اور ایک محتاط سروے کے مطابق اکثر عورتوں کو صرف اور صرف ان کی زبان درازی کی وجہ سے طلاق ملی ہے۔

اور یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بھی اچھی طرح یاد رکھنی چاہیے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: زبان دراز عورت کو طلاق دے دینی چاہیے۔''

ایک صاحب ہمارے ہاں چند گھریلو مسائل میں مشاورت کے لیے تشریف لائے تو انہوں نے کہا: میں اپنی ازدواجی زندگی کی وجہ سے بہت زیادہ پریشان ہوں اور اب میرے بچوں کا مستقبل بھی بری طرح برباد ہو رہا ہے۔ میں ایک دن اچانک گھر میں داخل ہوا تو میرے گھر داخلے کی خبر اہل خانہ میں سے کسی کو بھی نہ تھی۔ میں ایک دروازے کی اوٹ میں کھڑا رہا اور کیا سنتا ہوں، میری عورت اپنے ہی بچوں کو اس قدر غلیظ گالیاں دے رہی ہے کہ جو غلیظ گالیاں میں نے کبھی بازار میں بھی

نہیں سنیں......اس روز میرے علم میں اضافہ ہوا کہ میری محترمہ پرلے درجے کی بدزبان بھی ہے۔

محترم......! مفتی صاحب خدارا! مجھے کوئی وظیفہ بتائیں......! میرے نزدیک سب سے زیادہ بے سکون وہ شخص ہے جس کی بیوی بدزبان یا بددماغ ہے۔

خاوند کا راز نہ رکھنا

قرآن مجید نے بیوی کو لباس کہا ہے......اور لباس کے بنیادی طور پر دو فائدے ہوتے ہیں:

① ......وہ جسم کی میل کچیل اور تمام عیوب کو ڈھانپ لیتا ہے۔

② ......وہ جسم کے لیے خوبصورتی اور وقار کا باعث ہوتا ہے۔

اور بیوی کا کام بھی یہی ہے کہ وہ اپنے خاوند کے عیبوں پر پردہ ڈالے اور اس کے لیے عزت اور وقار کا باعث بنے۔ اگر کوئی بیوی خاوند کے عیبوں کو اچھالے، رشتہ داروں یا خاوند کے دوستوں میں بڑھ چڑھ کر بیان کرے اور خاوند کے لیے بے عزتی اور ذلت کا سامان بنے تو پھر ایسی بیوی کو بالآخر طلاق ہی ہوتی ہے۔

ہمارے ایک سروے کے مطابق خاوند کے غصے گلے اور ناراضگی کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ اس عورت نے مجھے رشتہ داروں اور دوستوں میں بلاوجہ ذلیل کیا ہے میری معمولی سی غلطی کو اپنی طرف سے مصالحہ لگا کر اس نے مجھے بے عزت کیا ہے۔

اور ہمیں ہمارے ایک ساتھی نے بتایا کہ میری بیوی نے میری ڈائری یا موبائل سے میرے تمام قریبی دوستوں کے نمبر چرا کر ان سے رابطے کیے ہیں اور ان کے سامنے میری بعض خامیاں بڑھا چڑھا کر بیان کیں اور مجھ پر جھوٹی تہمتیں لگائی
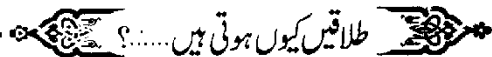
ہیں......اوران کے سامنے رورو کر میرے گلے شکوے کیے ہیں۔

اور جب میں نے گھر آ کر پوچھا تو میرے سامنے اللہ کی جھوٹی قسم بھی اٹھالی کہ میں نے کسی کو کوئی فون نہیں کیا۔ اگر میں نے کسی کو فون کیا ہو تو میرا بیڑا غرق ہو جائے......!

محترم مفتی صاحب! میں اس وقت بہت پریشان ہوں، کیا میں ایسی عورت کو طلاق نہ دے دوں......؟ اللہ اکبر!

بہر صورت ہم خواتین کو یہی پیغام دینا چاہتے ہیں کہ

......خاوند کی قدر دان وہی ہے جو اس کی راز دان ہے......

جگہ جگہ جا کر خاوند کے خلاف رونے والی ناشکری خاتون کو بالآخر طلاق ہی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ہمیں ایک صاحب نے بتایا کہ مجھے اپنی اہلیہ کی ایک ادا اس قدر پسند ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے میں اس کی بڑی سے بڑی کوتاہی سے بھی درگزری کر دیتا ہوں اور اس کی وہ صفت یہ ہے کہ اس نے آج تک میرے گھر کی بات کبھی باہر نہیں کی، میں ایک غریب شخص ہوں اس نے کبھی میرے گھر کا گلہ باہر نہیں کیا، میں ایک غصیلا شخص ہوں بسا اوقات جسمانی سزا بھی دیتا ہوں لیکن اس نے کبھی کسی سے اس کا ذکر تک نہیں کیا اور میں نے اسے ایک دن پوچھ لیا کہ تم مجھ سے تو لڑتی رہتی ہو لیکن آج تک تو نے گھر سے باہر میری غربت کا ذکر کیا ہے نہ ہی میری سختی کا، آخر اس کی وجہ کیا ہے......؟ تو اس نے آگے سے کہا: آپ ہی کو تو اللہ تعالیٰ نے میری عزت بنایا ہے کیا میں اپنی عزت اپنے ہاتھ سے رول دوں......؟

باہر نظر رکھنا

جو عورتیں گھر کی چاردیواری ہی کو اپنا بنگلہ سمجھتی ہیں اور اسی میں صبر وقناعت اور عبادت سے اپنا وقت گزارتی ہیں وہ کامیاب رہتی ہیں اور جن کی نظریں چاردیواری سے باہر ہوں، موبائل پر رابطے ہوں اور غیر محرموں کے ساتھ بات کرنے کی جرأت وجسارت ہو ایسی عورت کا انجام بھی طلاق ہی نکلتا ہے۔

موجودہ حالات میں موبائل جس قدر بڑی سہولت ہے اس سے بڑھ کر یہ تباہی وبربادی کا آلہ بھی ہے۔ ہمارے پاس درجنوں ایسے واقعات ہیں کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ گھروں کی بربادی اور طلاق تک نوبت پہنچادینے میں سب سے بڑا کردار موبائل ہی نے ادا کیا ہے۔

ہمیں ایک سائل نے اپنے گھر کا سچا واقعہ سنایا کہ میری بیوی اچانک گھر سے بھاگ گئی، میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے، میں نے طلاق کی بجائے بچوں کے مستقبل کی خاطر اس کو واپس گھر بلالیا۔ لیکن معاملے کی حقیقت کچھ عرصے کے بعد یوں سامنے آئی کہ میری بیوی کا میرے ایک دوست کے ساتھ موبائل پر رابطہ تھا اسی کے ساتھ موبائل پر منصوبہ تیار کیا گیا اور پھر اسی نے اپنے ایک دوسرے دوست کے ذریعے گھر رکشہ بھیجا اور وہ اسی رکشے پر بیٹھ کر اپنے میکے چلی گئی۔

اور ہم اس وقت حیرت میں ڈوب گئے کہ جب اس نے ایسے شخص کا نام لیا جس کی داڑھی پوری تھی، بظاہر خود کو تہجد گزار بھی ظاہر کرتا تھا۔

موبائل کی طرح فحاشی اور عریانی کا بہت بڑا آلہ نیٹ بھی ہے، اس نیٹ نے بڑے بڑے پاکیزہ گھرانوں کو بھی ناپاک کر دیا ہے اور بڑے بڑے شریف

خاندانوں کی عزتیں بھی اس نیٹ نے خاک میں ملا دی ہیں۔

چند دن پہلے ہمارے پاس ایک کلین شیو صاحب تشریف لائے اور آخر بچوں کی طرح بلک بلک کر رونے لگے اور کہنے لگے میں قدرے ان پڑھ شخص ہوں لیکن میری بیوی پڑھی لکھی ہے وہ ساری رات نیٹ پر چیٹنگ کرتی رہتی ہے اور اب اس نے مجھے کئی دنوں سے کہنا شروع کر دیا ہے کہ میں آپ کے پاس نہیں رہنا چاہتی۔ اب مجھے بتائیں میں کیا کروں......؟

☆...... یاد رہے! کبھی اپنے خاوند کے کسی دوست سے کسی قسم کا کوئی رابطہ نہ کریں۔ آج کل دوستی کے روپ میں ہوس پرست زیادہ ہیں جو آپ کو کسی بھی نازک موڑ پر غلط گائیڈ کرتے ہوئے آپ کا مستقبل تاریک کر سکتے ہیں۔

اور قسم بخدا......! خاوند کے دوست تو ایک طرف خاوند کے حقیقی، سگے بھائیوں سے بھی پردے اور حجاب ہی میں رہنا چاہیے۔

ہمارے پاس ایسے بے شمار معاملات آئے ہیں کہ جن میں یہاں تک فساد دیکھا گیا ہے کہ بیوی اپنے خاوند سے غداری کرتے ہوئے دیور یا جیٹھ کو دل دے بیٹھتی ہے اور بالآخر نتیجہ طلاق ہی نکلتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

بد دماغی کا مظاہرہ کرنا

لفظِ ''طلاق'' سے بچنے کے لیے کشادہ دلی اور اعلیٰ ظرفی کا ثبوت دینا نہایت ضروری ہے، جو عورتیں خاوند کی کمی بیشی کو حرفِ غلط کی طرح مٹا کر اپنے ذہن کو پاک صاف رکھتی ہیں ان کے گھرانے ہمیشہ چمکتے دمکتے رہتے ہیں۔ اور جو عورتیں اپنی بد دماغی کی وجہ سے معمولی معمولی معاملات اچھالتی رہتی ہیں اس کا نتیجہ سوائے طلاق

کے کچھ نہیں نکلتا۔

گھروں میں اونچ نیچ ہوتی رہتی ہے، کبھی کبھار تو رسول اللہ ﷺ کے گھرانے میں بھی اختلاف ہو جاتا تھا لیکن بیوی کا کام صرف اور صرف یہی ہے کہ وہ ہر پل ہر دم اور ہر قدم اپنے خاوند کو راضی رکھے اور راضی رکھنے کی کوشش کرے۔

بلکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسی عورت پر لعنت فرمائی ہے جو خاوند سے بے نیاز ہو کر اس کی نافرمانی کرتے ہوئے رات گزارتی ہے۔

ہمیں ایک سائل نے بتایا ہے کہ میری عورت کی بد دماغی کا عالم یہ ہے کہ اسے یہ بات بھی پسند نہیں کہ میں اپنے بھائیوں یا بہنوں کے پاس چند منٹ بیٹھ کر ان کی خیریت بھی دریافت کر لوں...... ہمہ وقت شکوک وشبہات کا شکار رہتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک عورت آئی اور آ کر کہنے لگی: اللہ کے رسول......! میں اپنے خاوند کی خدمت میں ذرّہ بھر کوتاہی نہیں کرتی، ہاں البتہ جب تھک ہار جاتی ہوں تو کسی وقت مجھ سے کمی بیشی ہو جاتی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کی بندی یاد رکھ......!

”قیامت والے دن تیری جنّت وجہنم کا فیصلہ تیرے خاوند کی بنیاد پر کیا جائے گا۔“

☆......جو عورت ہمہ وقت دل میں کدورت پالتی رہتی ہے، اپنے دل ودماغ میں ضد جیسے زہریلے کانٹے کو اکھاڑ کر باہر نہیں پھینکتی اس کو ہمہ وقت مشکلات ہی کا سامنا رہتا ہے......

یاد رہے......! بد دماغ عورت کی دو نشانیاں ہیں۔

(۱)......خاوند کے کہے پر یقین نہ کرنا

بیوی کا فرض ہے کہ جس کسی معاملے میں بھی خاوند اپنی صفائی پیش کرے تو وہ فوراً اسے تسلیم کر لے۔ اگر وہ اس کے ساتھ جھوٹ بولے گا تو مؤاخذے کے لیے اللہ کی ذات کافی ہے...... خاوند کی کسی خامی کو اچھالتے ہوئے اس پر خوامخواہ چڑھائی کرنا شریف زادیوں کا کام نہیں۔

(۲)...... اپنی ضد چھوڑ دیں۔

خاندانوں میں غلط فہمیاں ہوتی رہتی ہیں، شیطان کبھی نہ کبھی داؤ لگا ہی جاتا ہے لیکن خاندانی شریف عورت کا فرض ہے کہ وہ خاوند کی صلح کے بعد اپنے ہتھیار بھی ڈال دے اور دل و دماغ صاف کرتے ہوئے صلح و صفائی کو ہی اختیار کرے بصورت دیگر مثبت نتائج برآمد نہیں ہوتے۔

خدارا......! اپنے مزاج میں نرمی پیدا کرتے ہوئے دونوں جہانوں کی عزت اور سعادت حاصل کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہر عورت کے دماغ میں لگام جیسی کوئی چیز ڈالی گئی ہے اور وہ ایک فرشتے کے ہاتھ میں تھمائی گئی ہے اگر عورت عاجزی، انکساری، تواضع اور لف جانے کو اختیار کرے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے کہ اس کی لگام کو اوپر اٹھا لو، یعنی اس کے مقام و مرتبے اور شان کو اور بڑھا دو۔ اور اگر عورت غرور، موڈ اور نافرمانی کا مظاہرہ کرے تو فرشتوں کو کہا جاتا ہے کہ اس کی لگام کو نیچے پھینک دو، یعنی اس کو چھوڑ دو تاکہ یہ خود ہی ذلیل و خوار ہو جائے......

دوسری شادی سے زبردستی روکنا

اسلام نے ہر مسلمان مرد کو چار شادیاں کرنے کی اجازت دی ہے اگر کوئی

شخص دوسری، تیسری یا چوتھی شادی کرنے کی طاقت رکھتا ہو تو دین اسلام اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے حوصلہ شکنی نہیں کرتا۔

اگر کوئی خاوند پہلی بیوی کے تمام حق حقوق ادا کرتے ہوئے دوسری شادی کرتا ہے تو اس پر کسی مسلمان عورت کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔

لیکن ہمارے ہاں برصغیر پاک وہند میں اکثر اس بات کو برداشت نہیں کیا جاتا کہ کوئی شخص دوسری شادی کر لے جب کہ یہ سراسر جہالت اور بے دینی ہے اور ہمارے ہاں کئی طلاقیں اس لیے بھی ہوتی ہیں کہ دوسری شادی کر لینے پر پہلی بیوی بلاوجہ طلاق کا مطالبہ شروع کر دیتی ہے، جس سے اس کی دنیا ہی نہیں بلکہ آخرت بھی برباد ہو جاتی ہے۔ ہمارے علم میں کئی ایسے واقعات آئے ہیں کہ پہلی بیوی کو صرف اس وجہ سے طلاق ہوئی کہ اس کو خاوند کی دوسری شادی پر اعتراض تھا۔

① ...... ہمارے ایک جاننے والے صاحب نے دوسری شادی کی تو پہلی بیوی جو کہ ان کی خالہ زاد بھی تھی وہ شیر خوار بچے کو گھر میں چھوڑ کر میکے بھاگ گئی اور پھر کبھی واپس نہ آئی۔ اور ہمیں موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق وہ شیر خوار بچہ بالآخر مر گیا۔

دین اسلام کے مطابق ایسی عورت جہاں بچے کی قاتل ہے وہاں قیامت کے روز اللہ کی بارگاہ میں مجرم بنا کر اٹھائی جائے گی۔

② ...... کچھ عورتیں دوسری شادی کی وجہ سے گھروں سے راہِ فرار تو اختیار نہیں کرتیں البتہ وہ دل ہی دل میں اپنے خاوند سے کدورت رکھتی ہیں اور اس کی عدم موجودگی میں اس کی ناشکری کرتی ہیں اور ہمہ وقت اس کی چغلیاں کھاتی رہتی ہیں جبکہ ایسا کرنا بھی سراسر ہلاکت وتباہی ہے۔

ہمیں ایک صاحب نے بتایا کہ میں الحمدللہ! نماز روزے کا پابند ہوں، اپنے سسرال اور اپنی بیوی سے احسان کی حد تک حسن سلوک کرتا ہوں لیکن آج کل وہ صرف اور صرف اس لیے مجھے اہمیت نہیں دیتے کہ میں نے دوسری شادی کرلی۔ اور جب میں نے دوسری شادی کی اپنے سسرال سے بات کی تو وہ مجھے کہنے لگے: ہماری بیٹی کو گھر بھیج دو......! ہماری غیرت اس بات کی اجازت نہیں دیتی۔

یاد رہے......! ایسے معاملات کو غیرت نہیں بلکہ جہالت کہنا چاہیے۔

مسلمان عورت کو کسی صورت بھی اپنے خاوند کی دوسری شادیوں پر اعتراض نہیں ہونا چاہیے، اگر اس کو اس کا نان ونفقہ اور ضروریات کا سامان پہنچ رہا ہے تو اس کا صرف یہی فرض ہے کہ وہ اپنے خاوند کی خدمت کرے اور ہمہ وقت اس کے لیے دعا کرے۔ بصورت دیگر دنیا میں طلاق ہوگی تو آخرت میں بھی ذلت ہی کا سامنا ہوگا۔

مسنون اذکار کی پابندی نہ کرنا

اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہنے والی خاتون کا دل ودماغ تروتازہ اور پاکیزہ رہتا ہے۔ اور شیطان عورت کو اسی وقت اپنے قابو میں کرتا ہے جب وہ اپنے روزمرہ کے ذکراذکار اور ورد میں کمی واقع کرتی ہے۔

مسلمان خواتین کو صبح وشام کے مسنون اذکار پوری بصیرت کے ساتھ نہایت پابندی کرتے ہوئے پڑھنے چاہئیں اور کوئی فجر ایسی نہ ہو جو بستر پر ضائع ہو جائے...... چند ایک اذکار ہم تحریر کرتے ہیں ان کو اپنا معمول بنائیں:

مندرجہ ذیل وظیفہ صبح وشام 100 مرتبہ پڑھیں، خیروبرکات کے سب خزانے حاصل ہوں گے۔

1..لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (صحیح البخاری)

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت اور اسی کی ہی سب تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر مکمل قدرت رکھتا ہے۔''

مندرجہ ذیل دعا باقاعدگی کے ساتھ صبح و شام پڑھیں اور اگر آپ اس دعا کو زبانی یاد کر لیں اور اس کو کثرت سے پڑھیں، اللہ تعالیٰ ہر طرف سے حفاظت کرتے ہوئے تمام مایوسیاں ختم فرما دے گا۔

2..اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْعَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِيْ ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِعَظْمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ (ابوداود)

''اے اللہ! میں دنیا و آخرت میں آپ سے درگزری اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں اپنے دین و دنیا اور گھر بار اور مال میں آپ سے درگزری و عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے عیوب پر پردہ ڈال دے اور ہر قسم کی گھبراہٹ سے امن عطا کر۔ اے میرے اللہ! میرے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں، اوپر ہر جانب سے میری حفاظت فرما اور میں تیری عظمت کی پناہ میں آتا ہوں کہ اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کر دیا جاؤں۔''
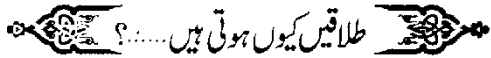
مندرجہ ذیل دعا کی تعداد اور اس کا خاص وقت رسول اللہ ﷺ نے بیان نہیں فرمایا البتہ اس دعا میں دین و دنیا اور آخرت کے سب خزانے موجود ہیں یہ دعا پڑھنے والی خاتون کبھی نامراد نہیں رہتی۔

3 ..اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِي الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ (مسلم)

''اے اللہ......! سنوار دے میرے لیے میرا دین جو میرے معاملے میں بچاؤ کا سامان ہے اور سنوار دے میرے لیے میری دنیا جس میں مجھے زندگی گزارنی ہے اور سنوار دے میرے لیے میری آخرت جس میں مجھے لوٹ کر جانا ہے اور کر دے زندگی کو میرے لئے ہر خیر کے کام میں آگے بڑھنے والی اور کر دے موت کو میرے لئے ہر شر سے راحت کا سامان۔''

مندرجہ ذیل دعا رسول اللہ ﷺ نے اپنی پیاری شہزادی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھی بتلائی تھی اس دعا کا ہماری خواتین کو بالخصوص اہتمام کرنا چاہیے اور اس کو بالخصوص پریشانی کے وقت پڑھتے رہنا چاہیے۔

4 ..اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

''اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں، پس مجھے لمحہ بھر کے لیے بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر اور میرے تمام معاملات کو درست کر دے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔'' (ابوداود)

مندرجہ ذیل دعا حضرت یوسف علیہ السلام کی ہے اس کو پڑھتے رہنے سے دونوں جہاں سدھر جاتے ہیں۔

5.. فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ

''زمین وآسمان کو پیدا کرنیوالے تو ہی دنیا وآخرت میں میرا کارساز ہے مجھے حالتِ اسلام میں فوت کرنا اور نیک لوگوں سے ملا دینا۔''

معزز خواتین......! فضولیات میں وقت برباد کرنے کی بجائے اپنی زبان کو ذکر کا عادی بنائیں۔ ذکر کرنے والی عورت کبھی اداس نہیں ہوتی اور اس کے برعکس جو عورت بدزبانی، غیبت، تہمت اور چغلخوری کو اپنی عادت بنالے، اس کو بالآخر طلاق ہی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اسلامی کتب کا مطالعہ نہ کرنا

اسلامی اور دینی کتب کا مطالعہ کرتے رہنا چاہیے اس سے ایمان تازہ رہتا ہے، روحانی غذا ملتی رہتی ہے، شکر اور صبر بڑھتا ہے اور اس کے برعکس جب عورت قرآن وحدیث اور اسلامی تاریخ سے کٹ کر کیبل، نیٹ اور موبائل کے ساتھ جنون کی حد تک وابستہ ہو جاتی ہے تو وہ حقیقت میں طلاق کی طرف اپنا سفر شروع کر لیتی ہے۔

لفظِ ''طلاق'' سے بچنے کے لیے ہماری خواتین کو چاہیے کہ وہ اپنی برگزیدہ، پاکدامن خواتین کے واقعات مسلسل پڑھتی رہا کریں اور ان پر غور وفکر کرتی رہا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو شرم وحیا اور وفا کی وجہ سے کس قدر اونچا مقام عطا فرمایا تھا۔ مثال کے طور پر امّ المومنین سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سیرت کو پڑھتے ہوئے اس بات

پرغور کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت، اطاعت اور وفاداری کی وجہ سے کس قدر اونچا مقام عطا فرمایا کہ آسمان سے پاکبازوں کے امام حضرت جبریل علیہ السلام زمین پر تشریف لائے اور انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اپنی خدمت گزار اور وفادار بیوی کو اللہ کا اور میرا اسلام کہیں......! ان کا کردار بہت پسندیدہ ہے۔

اور اسی طرح امّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی سیرت کو پڑھتے رہنا چاہیے کہ جنہوں نے نوعمری میں علم وفضل میں ایک نام پیدا کیا اور ان پر بھی معصوموں کے امام حضرت جبریل علیہ السلام سلام لے کر آئے اور ساتھ اللہ کا پیغام دیا کہ اے اللہ کے رسول! یہ آپ کی صرف دنیا ہی میں رفیقہ حیات نہیں ہیں بلکہ جنّت میں بھی آپ کے ساتھ ہوں گی۔

☆......ہم نے اپنے اردگرد کے ماحول میں نہایت گہرائی سے اس حقیقت کو دیکھا ہے کہ جو عورتیں ڈائجسٹ، میگزین اور حیا سوز پروگراموں کی دلدادہ ہوتی ہیں ان کی ازدواجی زندگی بہت زیادہ تلخ ہوتی ہے اور بالآخر نتیجہ طلاق ہی نکلتا ہے۔

اسلامی کتب کا مطالعہ نفرتوں کے سیلاب کے مقابلے میں بند کا کام دیتا ہے اور عورت میں صبر، برداشت اور حوصلہ پیدا کرتا ہے۔

چند مفید کتب کے نام:

مسلمان عورت کو سب سے زیادہ توجہ قرآن مجید پر دینی چاہیے، اس کو حفظ کرے، اس کے معانی ومطالب پر غور کرے اور پوری باقاعدگی کے ساتھ بلاناغہ قرآن پاک کی تفسیر کا مطالعہ کرتی رہے۔ اور اسکے علاوہ مترجم ''بلوغ المرام'' اور

''مشکوۃ المصابیح'' بھی حد درجہ مفید کتابیں ہیں۔ اور مزید ازدواجی زندگی کے حُسن کے لیے ہماری کتاب ''گھر برباد کیوں ہوتے ہیں؟ اور'' خواتین کے لیے حدیث کی کتاب'' کا ضرور بالضرور مطالعہ فرمائیں۔

درس، دروس کا اہتمام نہ کرنا

مسلمان عورت کسی بھی مسجد میں نماز باجماعت ادا کرسکتی ہے اگر وہاں خواتین کی نماز کا الگ سے مناسب انتظام اور اہتمام موجود ہو، خطبہ جمعہ میں شریک ہونے کے لیے بھی کسی قسم کی کوئی ممانعت نہیں۔ اور اسی طرح عیدین کے خطبات میں شریک ہونے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے دور میں صحابیات رضی اللہ عنہن کو حکم دیا جاتا تھا۔ اور ان تمام اجتماعات میں شرکت کا صرف اور صرف ایک ہی مطلب ہے کہ عورت دینی ماحول اور دینی اجتماعات میں شریک ہوکر اپنے ایمان کو تروتازہ کرتی رہے اور اس کے دل میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبّت بڑھتی رہے۔

قرآن وحدیث کے وعظ سے جہاں نفس کی تربیت ہوتی ہے وہاں آخرت کی فکر لاحق ہوجاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں خواتین نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے باقاعدہ تعلیم وتربیت کے لیے وقت لیا ہوتا تھا...... آج ہمیں بھی اسی پاکیزہ ماحول کو دوبارہ سے زندہ کرنا چاہیے۔ اگر ہمارے گھروں میں ہفتہ وار یا کم ازکم ماہانہ اصلاحی وتربیتی درس کا اہتمام ہوتا رہے تو بہت حد تک گھریلو تلخیوں پر قابو پانے میں کامیابی مل سکتی ہے۔

آپ نہایت سنجیدگی اور امانتداری سے موجودہ حالات کا جائزہ لیتے ہوئے خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ جو عورت خطبہ جمعہ تک بھی نہ سنے اور عیدین کے خطبوں میں بھی

حاضر نہ ہو تو ایسی عورت کو شکار کرتے ہوئے شیطان کو کتنا وقت چاہیے......؟

مسلمان عورت کے کانوں میں دین کی آواز پہنچتی رہنی چاہیے اور بالخصوص ایسے حالات میں کہ جب ہر گھر کے ہر کمرے میں کیبل اور نیٹ کا کنکشن پہنچ چکا ہے اور شیطان دن رات جوان بچیوں کا ایمان چراتے ہوئے ان کو بے حیا بنا رہا ہے۔

آخرت کی طرف توجہ نہ کرنا

ہمارے ہاں زیادہ تر طلاق ان خواتین کو ہوتی ہے جو اپنی آخرت کو یکسر فراموش کر دیتی ہیں، ان کو مرنا یاد رہتا ہے نہ ہی قبر کے حساب و کتاب کی کوئی پروا......!

جب کہ ہر شادی شدہ مسلمان عورت کو اپنے عارضی گھر میں رہتے ہوئے اس حقیقت کو ہمہ وقت اپنے دل و دماغ میں ترو تازہ رکھنا چاہیے کہ

"دنیا کی زندگی نہایت عارضی ہے اصل زندگی مرنے کے بعد شروع ہوگی، ہمارا اصل گھر جنّت ہے، اس دنیا میں ہم نے جتنی دیر رہنا ہے صرف اور صرف اپنی جنّت میں اعلیٰ سہولیات اور ساز و سامان بنانے کے لیے رہنا ہے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے مطابق اللہ تعالیٰ کی جنّت کے سو درجے ہیں۔ جنّت کے بعض حصے بعض حصوں سے بہت زیادہ نفیس اور اعلیٰ ہیں تو ہم نے صرف جنّت ہی نہیں لینی بلکہ اعلیٰ درجوں والی جنّت لینی چاہیے تو اعلیٰ درجے والی جنّت کے لیے ہمیں اپنے کردار کو اعلیٰ بنا کر رکھنا ضروری ہے، بد کردار اور بد زبان لوگ کسی صورت بھی اعلیٰ جنّتوں کے حقدار نہیں ٹھہریں گے۔

آخری بات

اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق اور محض اسی کے فضل وکرم سے ہم نے جو کچھ لکھا ہے، حالات وواقعات اور تجربات کی روشنی میں سو فیصد حق اور سچ لکھا ہے، ہماری اس مختصر تحریر سے جہاں بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی اصلاح کریں وہاں ہمیں بھی اپنی نیک دعاؤں میں بہت زیادہ یاد رکھیں کیونکہ اللہ تعالیٰ توحید والی پاکدامن اور باحیا عورت کی دعا کو بہت جلد قبول فرمالیتے ہیں۔

اور ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے پورے یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر شادی شدہ عورت بیان کردہ تربیتی نکات کے مطابق اپنی اصلاح کرلے، طلاق تو محال رہی خاوند ساری زندگی اس کی مہمانی کرتا رہے گا۔

لیکن اگر مندرجہ بالا کوتاہیوں کے باوجود بھی جو شخص اپنی بیوی سے درگزری کرتا ہے اس کو سمجھنے اور اپنے آپ کو بدلنے کا موقع دیتا ہے اور اللہ سے ڈرتے ہوئے اس کے حقوق پورے کرتا رہتا ہے ایسے شخص کے ساتھ اللہ کی مدد ہوتی ہے۔

وہ شخص آسمان کے پاکباز ملائکہ کے پروٹوکول میں ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو کسی صورت ضائع نہیں ہونے دیتے۔

بصورت دیگر اگر کوئی شخص ایسی صورت میں اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے تو وہ اللہ کے ہاں جواب دہ ہے نہ شریعت اس کو گنہگار ٹھہراتی ہے......

لیکن ہم اس رسالے کی آخری سطور میں یہی پیغام دینا چاہتے ہیں کہ خیر کی امید رکھیں اور جس قدر ممکن ہو درگزری سے کام لیں۔ اللہ آپ کے لیے ضرور بہتری کا سامان پیدا کرے گا۔ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا (طلاق:4)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ

نیک اور بلند مرتبہ لوگ اپنی بیویوں کی عزت کرتے ہیں
پست ذہنیت اور نیچ لوگ ان کی توہین کرتے ہیں
(مشکوٰۃ شریف)

— ... —

ظالم ہے وہ شوہر

جو گھر میں اپنے بیوی بچوں کو وقت نہیں دیتا

جو اپنی بیوی کو جہیز کے طعنے اور گالیاں دیتا ہے۔

جو اپنی بیوی کو سسرال سے پیسے لانے پر مجبور کرتا ہے۔

جو شادی کے بعد غیر محرم عورت سے ناجائز تعلقات رکھتا ہے۔

جو دوسری شادی کے نشے میں پہلی بیوی کو ناجائز طلاق دیتا ہے۔

ایسے شخص کی دنیا و آخرت دونوں برباد ہیں

مصنف کی چند اصلاحی کتب

یاد رہے......!

مصنف کی تمام کتب غیر ثابت روایات سے پاک ہوتی ہیں۔

طلاقیں

کیوں ہوتی ہیں.....

لاہور غزنی سٹریٹ اردو بازار 042-37244973 - 37232369

فیصل آباد بیسمنٹ سمٹ بینک کوتوالی روڈ 041-2631204-2641204